رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — سُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

ایڈیٹر و پروپرائٹر عاجز قاسم علی حنفی

فاروق

قادیان دارالامان

جلد اوّل | ۲۳۔ دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۵۔ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ یوم پنجشنبہ قادیان دارالامان | نمبر (۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اس کا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے ۳۔ خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قایل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے انپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴ ہم ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہیں ۵ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہیگا خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر برحق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷ بعث بعد الموت کے ہم قایل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں اور یہ کہ حشر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے ۸ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورۃ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جسکا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں ۹ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی غلامی کے اعلیٰ کمالات روحانی کے بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اسبات کے ہرگز قایل نہیں کہ امت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوۃ قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلایا جائے لہذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکی ہی فیض اور قوۃ قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ یہ نیا نہ پرانا کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا۔ اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہے جسکے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قایل ہیں۔ جنکا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعود مسیح سے افضل ہے ۱۲ مسیح موعود کے انکار کا ہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا

ہدایات

۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے ۲ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے ۴ خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہے ۵ ضروریات سلسلہ کیلئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے ۶ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے

الفاظ بیعت حضرت خلیفہ ثانی

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۲ بار

میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا شرک نہیں کرونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہونگا۔ قرآن کریم کے اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں ہونگا تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے میں ہر حرہ تمہارا فرمانبردار رہونگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود کے سب معروف کے یقین رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اور یہ میں دعا کرتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطائے تو بلقائے تو

چونکہ ہمارے روٹھے ہوئے۔ مگر ہزیمت خوردہ دوستوں کا دوسرا محرم ۵ دسمبر سے شروع ہوگا اور تین دن مجلس ماتم کرینگے۔ پس ایسے ایام رنج والم میں بجز کلمات تسلی وہمدردی ظاہری کے کوئی شخص دلی غم واندوہ کا تو کوئی علاج کر نہیں سکتا۔ اسلئے ہم اپنے ناکام حریف کی خدمت میں ایسے مصیبت کے موقعہ پر مسکن قلب مفرح یاقوتی پیش کرتے ہیں۔ جس سے ان سب کے دل تسلے پالینگے۔ اور اس مفرح یاقوتی کے اجزاء ہمارے دوستوں کے مشترکہ نسخہ سے جو پیغام مورخہ ۵ اکتوبر و ۲۶ اکتوبر سنہ عروداں میں شایع ہو چکے ہیں لئے گئے ہیں۔ احمدی قوم کے مزاج ان اجزاء کے متحمل نہیں۔ اسلئے بیکار پڑے رہتے۔ اور اس عزیز قوم سے کبھی جاکر شاید قیمت کا مطالبہ ہوتا لہذا مناسب سمجھا گیا کہ ماتمی تقریب پر جوں کا توں بمصداق عطاء لقاء تو واپس کر کے کچھ بوجھ اپنا ہلکا کر دیں۔ رئیس المنکرین اور ان کے مدمقابل خواجہ کمال الدین نیز ڈاکٹر دین وخلیفتین خواہ مجھ مساوی یا بالحاظ عہدہ ہائے جدیدہ باہمی تقسیم کر کے رسید بھیجدیں۔

تحفہ امیر المنکرین

مولوی محمد علی نے ذیل کے عطیہ جات اپنے بیش قیمت بکس سے نکالکر ہمارے امام ورہنما حضرت فضل عمر رضہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے واسطے عطا فرمائے تھے۔ جو بجنسہ معطی کو واپس کئے جاتے ہیں:۔

(۱) جاہل اور نادان بلکہ غضب میں اندھا ہو جانیوالا (۲) میاں صاحب بازی بازی باریش بابا کے مصداق ہیں (۳) اخلاقی جرأت نہیں (۴) قوم کو گڑھے میں گرانیوالا (۵) خواہشات کے پیچھے لگ کر اسلام کی جڑوں کو نہ کاٹو (۶) میاں صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں ایک صریح جھوٹ بولا ہے (۷) آپ نے ہمیشہ وہ لوگ چھوڑے ہیں جنکی مثال

(۸) میاں صاحب کا عمل بدشتامی الغانی پر ہے (۹) آپکے مرید آپکے حسن پر بہت ناز کرتے ہیں قرآن میں تو تعجبك احسابهم ہے (۱۰) لاہور کے لیکچر میں جھوٹ بولا (۱۱) قادیان گدی بنگئی۔ (۱۲) جس طرح عیسائیوں نے روپے خرچ کر کے نئے عیسائی بنالئے۔ اسی طرح آپ نے (۱۳) ترقی کرنیکو حق پر ہونیکی دلیل کہا آپ جاہل ہیں (۱۴) آپکی غرض حق پھیلانا نہیں بلکہ نذر ونیاز کے دائرہ کو وسیع کرنا ہے (۱۵) جہلا پھندے میں پھنسانے اور اپنے ڈھب کے مطابق بنانیوالا (۱۶) چالیں چلنے والا (۱۷) دورنگے (۱۸) یاوہ گو (۱۹) کچھ شرم کرنی چاہیئے (۲۰) تعلی کرنیوالا (۲۱) آپکے مرید آپکے احکام کو خدا کے احکام پر مقدم کرنے والے (۲۲) کبھی تو اس شجاعت کا اظہار کرو جو اہل حق دکھاتے ہیں"۔ (مولوی صاحب یہ سب آپکی ہی تعریف ہے (ایڈیٹر)

تحفہ خواجہ کمال الدین

لنڈنی معاویہ نے ذیل کے ولایتی اثار شیریں اپنے مقتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور خداوند تبارک تعالیٰ کے محمودؐ کیلئے بھیجے تھے جو بلا استعمال واپس ارسال ہیں:۔

(۱) میاں صاحب کا کیرکٹر اور اخلاق لشت از بام ہو گیا۔ (۲) میاں صاحب کی حیثیت علم اخلاق اور تقوے سے گری ہوئی ثابت ہوئی (۳) غلط کار (۴) مدح نگاری پر ملازم رکھے ہوئے (۵) محمودؐ کیا چیز ہے (۶) میاں صاحب نے اپنے الفاظ سے خلق خدا کو دھوکے میں ڈالدیا (۷) نیت میں کچھ اور تھا اور الفاظ میں کچھ اور (۸) خواب حدیث نفس اور منکے چھاؤ (۹) جھوٹ بولنے والا (۱۰) افتراء کرنے والا (۱۱) کذب صریح کا مرتکب (۱۲) اس اخلاق کے انسان مسجد کی امامت کے قابل نہیں چہ جائیکہ اسلام کے امام ہوں (۱۳) خطبہ میں شاعرانہ لہجہ میں بیزاری گالیاں پر اتر آنا۔ (۱۴) اور ایک جھوٹ کی بنیاد پر لمبی تقریر کرنا (۱۵) میاں اپنے مخالف کے خلاف نفرت اور غصہ کو بھڑکاتا ہے (۱۵) لطائف الحیل سے کام لینے والا۔ مسٹر خواجہ یہ سب صفات جناب والا کے ہی ہیں (ایڈیٹر)

تحفہ پیام

پشاوری گوسالہ کی صوت حمیر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تک پیغام نے پہونچائی تھی وہ گوسالہ کے ایمرکی ہم نذر کرتے ہیں سہ گر قبول افتد زہے عز وشرف پیام مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۵ء میں اسکے اخلاق کے چند گندے فقرات درج ذیل ہیں:۔ جو حضرت میرزا محمودؐ احمد خلف المسیح موعود کے حق میں ہیں۔

(۱) فی الحقیقت عقلاء صاحبان بصیرت کے نزدیک میاں محمودؐ صاحب دلیل کے رو سے قتل ہو چکے ہیں۔ انکے حرکات مذبوحی سے انکو زندہ خیال نہیں کر سکتا۔ اس قسم کے جسقدر حرکات ان سے سرزد ہوں گے وہ انکی اخلاقی موت اور سکرات پر شاہد ہونگے

(۲) میاں محمودؐ صاحب کے الہام کس قسم میں داخل ہیں ×××× وہ تو بھنگی۔ چڑھیوں۔ اور بازاری کسبیوں وغیرہ سب کس وناکس کو ہوتے ہیں۔

(۳) اگر میاں محمودؐ میں ذرا بھی عقل وتمیز ہو۔ خدا اور اس کی رضامندی ان کے مسطح نظر ہو۔ طمع ولالچ دنیا وخواہش نفس نہ ہو تو فوراً ×××× توبہ کریں۔

(۴) پس اگر ایمانی جرأت رکھتے ہیں تو فوراً اپنی نبوت کا اعلان کریں۔ (دعوی کرینگے ضرور) تا سیہ روئی شود ہر کہ در وغش باشد ××××

(۵) میاں صاحب بیچارے کی جان عجیب کش مکش میں ہے

(۶) ایسے مدعی الہام ووحی خطرات میں محصور ہے۔ حضرت صاحب نے ایسے شخص کی صحیح مثال دی ہے۔ نیم ملا خطرہ ایمان

(۷) چہل سال عمر عزیزت گذشت ✤ مزاج تو از حال لطفی نگشت
ہمہ باہوا وہوس ساختی ✤ وے بامصالح نپرداختی

(۸) میاں صاحب کا رسالہ القول الفصل مصداق "ہر کہ از خود آورد او نجس ومردار آورد" کا ہے۔

(۹) جو شخص (یعنے میاں صاحب) قرآن۔ کلام خدا۔ کلام رسول اور کلام سلف صالحین کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کر کے حیا نہیں کرتا۔ اور خدا سے نہیں ڈرتا۔ وہ کلام مسیح موعود علیہ السلام سے کہاں تک متاثر ہو سکیگا۔

(۱۰) ہمارا نور فراست اسی وقت تاڑ گیا تھا۔ کہ بھائی ازم کی بنیاد اس شخص (میاں صاحب) نے رکھدی ہے اور اسلام کو خیرباد کہدیا ہے۔ احمدیت تو کنار رہی"۔

تختگاہ خلافت

ایوان خلافت

الحمد للہ کہ حضرت فضل عمر رضہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہت اچھی ہے اور حضور زیادہ تر جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کے لئے حسن انتظام کی ہدایات صادر فرمانے میں وقت گرامی صرف فرماتے ہیں

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ حضرت میر صاحب قبلہ وبی بی امۃ الحفیظ اپنے ایک عزیز کی تقریب شادی پر لاہور تشریف لیگئے ہیں جلسہ تک انشاء اللہ واپس تشریف لے آئینگی اور دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں۔

خلافت اولی

کے سب ممبر تندرست وبعافیت ہیں۔

ترجمہ انگریزی

مدراس میں نہایت سرعت کیساتھ طبع ہو رہا ہے امید قوی ہے کہ انشاء اللہ جلسہ پر پارہ اول لیکر مفتی صاحب سلمہ وحضرت مولوی شیر علی صاحب پہنچ جاوینگے۔

ترجمہ اردو

چار کاتب رات دن لکھ رہے ہیں اور لاہور چھپنے کے واسطے بھیج رہے ہیں خدا نے چاہا تو اردو کا پارہ اول بھی اخیر ماہ تک ضرور طیار ہو کر شایع ہو جائیگا۔

آمدہ مہمانان

اخویم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن سے۔ حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ سے۔ حکیم محمد صالح صاحب سیالکوٹ سے اور بہت سے مہمان دیگر مقامات سے بتقریب جلسہ آگئے ہیں۔ اور آرہے ہیں۔

صاحبڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور

۲۱۔ دسمبر کو بوقت ۱۰ بجے دن کے ہمارے ہر دلعزیز بیدار مغز رعایا پرور کرم گستر عالیجناب مسٹر واٹسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا صاحب وعدہ دارالامان تشریف

ملائے۔ استقبال کیلئے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ معہ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین وشیخ یعقوب علی صاحب ومفتی فضل الرحمن صاحب ودیگر معززین سلسلہ نہر تک پہونچے ہوئے تھے۔ آتے ہی صاحب ممدوح نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۵ء

ایک دوست کے شبہات کا ازالہ

فاروق کے ٹائیٹل پر "احمدیہ جماعت کے عقائد" کے عنوان سے کچھ عقائد شائع کئے جاتے ہیں انمیں سے بعض عقائد پر ہمارے ایک مخلص بھائی کو کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں جنکو انہوں نے ایک طویل مراسلت کے ذریعہ لکھکر عاجز ایڈیٹر فاروق کو توجہ دلائی ہے۔ مین اپنے محترم بھائی کی اس مہربانی کا مشکور ہون کہ انہون نے اپنے شبہات وشکوک یا اعتراضات کا اظہار ناچیز ایڈیٹر فاروق سے ہی کیا۔ اس لئے جہان تک مجھسے ممکن ہے اپنے معزز دوست کے شکوک کے رفع کرنے مین کوشش کرونگا میرے بھائی نے شاید یہ سمجھا ہے کہ جو عقائد فاروق کے ٹائٹل پر شائع کئے جاتے ہیں وہ ایڈیٹر فاروق کے اپنے من گھڑت ہیں۔ جن کا ثبوت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں نہیں۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ ان سب عقائد کا ثبوت لفظاً اور معناً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرون میں نہایت شرح وبسط سے موجود ہے۔ جیسا کہ مین آگے چلکر بتاؤنگا میرے بھائی نے جن عقائد کو غلط بتایا ہے ان کے مقابل اپنی تصحیح پیشکر کے اپنا پیش کردہ عقیدہ صحیح قرار دیا ہے۔ مین یہ بدگمانی تو نہیں کرتا کہ میرے بھائی نے کسی ایمانی کمزوری کیوجہ سے ایسا کیا ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے کتب سلسلہ یعنی تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پورے غور و تدبر سے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ ورنہ یہ غلط فہمی واقع نہ ہوتی۔

اب مین ذیل میں اپنے مکرم بھائی کے اعتراضات کو نمبروار نقل کر کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے بتاتا ہون کہ جو عقائد فاروق کے ٹائٹل پر "احمدیہ عقائد" کے عنوان سے شائع کئے جاتے ہیں وہ کیا بلحاظ مفہوم اور کیا بلحاظ مضمون کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کے بالکل موافق ومطابق ہیں۔ امید ہے کہ میرے سعید الفطرت برادر موصوف ان کو ملاحظہ فرماکر اپنے غلطی کو چھوڑ دینگے۔

عقیدہ نمبر ۸ میرے بھائی نے اپنے مراسلہ میں عقیدہ ۸ و ۹ پر اعتراضات کئے ہیں عقیدہ ۸ مندرجہ ٹائٹل فاروق یہ ہے۔

"ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف نامون سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورۂ جمعہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مین جس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور اس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں"

اس عقیدہ کے آپ چار حصے کرتے ہوئے اس کو گورکھ دھندا قرار دیتے ہیں مگر الحمد للہ کہ تین حصے آپکو مسلم ہیں صرف حصہ اول پر آپ معترض ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کا اعتراض حل ہو جانے سے یہ حصہ بھی آپکے نزدیک واجب التسلیم ہو جائیگا۔ البتہ اس کو گورکھ دھندا فرمانا زبان اردو سے کم واقفیت کا موجب ہے جو جا شکایت نہیں۔ مین آپکے قابل اعتراض حصہ کو نقل کر کے اس پر آپکے اعتراض اور آپ کی تشکیر وہ تصحیح پر کچھ عرض کرونگا میرے بھائی غور سے ملاحظہ کرین۔

عقیدہ نمبر ۸ پر اعتراض آپنے اس عقیدہ کے جو چار حصے کئے ہیں ان میں سے قابل اعتراض حصہ آپ کے نزدیک یہ ہے۔ "ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف نامون سے خبر دی تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں"۔ اس پر آپ یون معترض ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے سے عقیدہ نمبر ۴ مندرجہ ٹائٹل فاروق رد ہو جاتا ہے چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں کہ "ہمارا ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا عقیدہ اگر ہم رکھین تو آپکا عقیدہ نمبر ۴ جو یہ ہے کہ "ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں رد ہو جاتا ہے"

یہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ عقیدہ ۸ کے ماننے سے عقیدہ ۴ کیونکر رد ہو جاتا ہے۔ کیا عقیدہ ۸ کا یہ مطلب ہے کہ ہماری کتاب اور ہمارا نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں جو عقیدہ ۴ رد ہو جائے۔ میرے عزیز برادر! آپ غور سے ملاحظہ فرمائین کہ عقیدہ ۴ میں تو یہ مانا گیا ہے کہ توریت انجیل زبور وغیرہ کتب کے متبع نہیں بلکہ ہمارا نبی کتاب قرآن کریم ہے اور ہم موسیٰ ہارون عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام نبیون کی امت نہیں۔ بلکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ اور عقیدہ ۸ میں یہ مانا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وہ شخص ہیں جن کی آمد کی پیشگوئی انبیاء سابقین نے مختلف نامون سے اور قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ ومہدی کے نام سے فرمائی ہے اب آپ غور فرمائیں کہ ایسا ماننے سے عقیدہ ۴ کیونکر باطل ہو جاتا ہے۔ دیکھئے جب ہم نے یہ مانا کہ ہماری کتاب قرآن کریم ہے تو کیا ایسا ماننے سے یہ بھی لازم آجاتا ہے کہ توریت انجیل زبور وغیرہ کتب انبیاء سابقین کو ہم نہیں مانتے نیز جب یہ مانا کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں تو کیا ایسا ماننے سے یہ باطل ہو جائیگا کہ ہم ابراہیم موسیٰ ہارون عیسیٰ وغیرہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی مانتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہم توریت وانجیل۔ زبور ودیگر صحف انبیاء بھی جو قرآن مجید سے قبل نازل ہو چکے اور تمام دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہ ماننے سے کہ ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ ان کتابون اور رسولون کا ماننا باطل نہیں ہو جاتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہوئے چہ جائیکہ عقیدہ ۸ کے ماننے سے جو ہے کہ مرزا صاحب بروئے پیشگوئی انبیاء سابقین وقرآن کریم وحضور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم مسیح نبی اللہ ومہدی ہیں یہ عقیدہ رد ہو جائے کہ ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ مین حیران ہون کہ آپنے کس طرح بلا تدبر اور بغیر سوچے یہ فرمادیا کہ عقیدہ ۸ کے ماننے سے عقیدہ ۴ باطل ہو جاتا ہے۔ آپ خوب سوچین کیونکہ آپنے ایسا فرمانے میں سخت غلطی کی ہے یا غلط فہمی میں مبتلا ہوئے ہیں۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ اور شرح صدر فرمائے۔

اب مین آپکے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تصانیف سے اس عقیدہ کا ثبوت پیش کرتا ہون سنئے۔

عقیدہ نمبر ۸ کا ثبوت حضرت اقدس علیہ السلام اربعین ۴ کے صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں۔

(۱) اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیون نے دی ہے اور اس شخص کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی"

(۲) تمام نبیون نے ابتدا سے آجتک میرے لئے خبر دی ہیں"۔ تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴۔

(۳) یقیناً سمجھو کہ یہ وہی وعدہ پورا ہوا ہے جو قدیم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے پاک نبی کرتے آئے ہیں۔ (تذکرہ صـ۶۴۷)

(۴) ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ (نزول المسیح صـ۴۵۔)

(۵) یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

الغرض حضرت مسیح موعود نے ہزاروں جگہ اس امر کو کھول کر لکھ دیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمدؐ تھے

کہ میں تمام نبیوں کا موعود ہوں۔ اور جس شخص کی آمد کی انبیاء علیہم السلام نے مختلف ناموں سے خبر دی ہے وہ میں ہی ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات انسانیہ تھے۔ اور آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات اعلےٰ اور اکمل طور پر دیئے گئے تھے۔ اسی غرض کے لئے آپکا نام خاتم النبیین رکھا گیا۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ کو انبیاء علیہم السلام کے نام بھی دیئے گئے تھے۔ کون ثابت کریگا۔ کہ کرشن۔ یا مسیح۔ یا داؤد۔ یا آدم۔ یا نوح یا موسیٰ۔ یا ھارون۔ یا ابراہیم کے نام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی دیئے گئے تھے۔ گو ہم مانتے ہیں کہ حضرت نبی کریم کو ان تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات کاملہ کا جامع بنایا گیا تھا۔ جیسا کہ خاتم النبیین کا مفہوم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کو علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات کا مظہر بنانے کے کھلے طور پر تمام انبیاء کے نام آپکے نام رکھ دیئے۔ تاکہ جیسا کہ قدیم سے مقدر تھا۔ کہ آخری زمانہ میں تمام انبیاء کی رجعت بروزی ہوگی وہ وعدہ پورا ہو جاوے۔ اور اسی بات کی طرف آیۃ کریمہ۔ و اذا الرسل اقتت اشارہ کر رہی ہے۔ جسکا مصداق مسیح موعود نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ دیکھو تحفہ گولڑویہ صـ۹۔ گو خاتم النبیینی کے نام میں اجمالی طور پر تمام انبیاء علیہم السلام کے نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو باعتبار اپنی ذات اور اپنے تمام سلسلہ کے کھلے کھلے طور پر صرف ایک نام دیا گیا یعنی محمدؐ۔ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ خاتم النبیین ہونے کے ایک مخفی اور باریک مماثلت ہر ایک نبی سے تھی۔ اور اجمالی طور پر آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کے نام عطا ہوئے تھے اسلئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اس پوشیدہ اجمال کا کامل طور پر رنگ دکھایا اور تمام انبیاء علیہم السلام کے نام آپکے نام رکھ دیئے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جسقدر نیک اور راستباز نبی گذرے ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جاویں۔ سو وہ میں ہوں۔ براہین حصہ ۵ صـ۹۰

پھر فرماتے ہیں:۔ آخری زمانہ کیلئے خدا نے مقدر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اسنے ۲۴ مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھدیا۔ چنانچہ آدم۔ ابراہیم۔ نوح۔ موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ یوسف۔ یحییٰ وغیرہ تمام کے نام میرے براہین میں رکھے گئے۔ اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ

مختصر نوٹ

بیاہوں میں گیت

سکھوں کی قوم میں یہ ایک قابل تعریف اصلاح ہے کہ انہوں نے ان گیتوں کی اصلاح کرنی ہے جو شادی کے موقعہ پر گائے جاتے تھے۔ اصل اسلام میں تو شادی اور غمی کے موقعوں پر کوئی ایسی بات ہی نہیں جس میں گیت گائے جاویں۔ یا بین کئے جاویں لیکن تاہم چونکہ ایک دستور ہے۔ اور چھوٹی لڑکیوں کا برعایت پردہ اندر بیٹھ کر گا لینا ممنوع بھی نہیں اسلئے اگر گیتوں کی اصلاح ہو جاوے تو بہت بہتر۔ افسوس! کہ ہمارے پنجابی شاعروں نے اس طرف بہت کم توجہ کی۔ زن توانی طرز وہی رہے۔ صرف مضمون پاک ہو۔ امید ہے اسکے متعلق پوری توجہ کیجائیگی

ایک مقلد کے سوالات غیر مقلد سے

سراج الاخبار میں ایک مقلد نے غیر مقلد سے کچھ سوالات کئے ہیں۔ جو انہیں پرانوں جھگڑوں کی نسبت ہیں۔ جن پر آج تک ہر دو فریق میں سر پھٹول ہوتی چلی آئی ہے۔ مثلاً رفع یدین۔ ناف کے اوپر یا نیچے ہاتھ۔ فاتحہ خلف الامام کی حدیث کا بعد نزول آیت اذا قری القرآن مروی ہونا۔ آئمہ اربعہ سے کسی کی تقلید کا منع ہونا۔ تین طلاق دیکر بدوں حلالہ شوہر اول سے نکاح کا جواز۔ جمع بین الصلاتین کا ثبوت۔ میں ہر دو فریق کو نصیحۃً للہ کہتا ہوں۔ کہ "اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے" وہ الحکم العادل ہے اس پر ایمان لاکر اسکے فیصلہ کو منظور کرو۔ تا ان فرخشوں سے نجات پاؤ۔ اگر تمہاری روایتیں اور لفظی بحثیں اس بارے میں کافی ہوتیں۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ چونکہ وہ امام آسمان سے نازل ہو چکا۔ جس نے خدا سے علم پاکر ان مسایل میں فیصلہ دیا۔ پس وہی حق ہے جو وہ فرماتا ہے:۔

فامنوا بہ وتعزروہ وتوقروہ ان کنتم تریدون الفلاح فی الدنیا والاخرۃ

پیش امامان مسجد اور مؤذنوں کے امتحانات

حیدر آباد دکن میں ریاست کے مذہبی نظام میں کچھ اصلاح ہوئی ہے اسلئے وہاں امتحان لیا جاتا ہے۔ تازہ خبر ہے کہ ضلع کریم نگر سے سترہ ۱۷ طلب قاضی ۱۹۔ پیش امام۔ گیارہ مؤذن اور ۶۔ ملاں۔ پاس ہوئے ہیں یہ ہمارے خیال میں بہت عمدہ تجویز ہے۔ اس سے ایک حد تک اصلاح ہو جائیگی۔ پنجاب اور دیگر علاقہ جات ہندوستان میں بھی اگر ایسا معیار ہو تو بہت خوب ہے مگر جہاں تک سوچتے ہیں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ملا لوگ اپنے اس عہدہ کو موروثی سمجھتے ہیں۔ اور لوگ بھی اچھا ملا اسی کو کہتے ہیں۔ کہ مردے کو اچھی طرح نہلا سکے۔ اور بس۔ باقی اس سے غرض نہیں۔ کہ وہ قرآن بھی جانتا ہے یا نہیں۔ مسایل فقہی سے بھی آگاہ ہے یا نہیں خطبے نہایت اعلےٰ حکمت پر مبنی تھے۔ مگر پنجاب میں ۵ فیصدی بلکہ ایک فیصدی بھی ملا نہیں۔ جو ضرورت کے مطابق خود طبعزاد خطبہ دے سکے۔ فرسودہ خطبے چلے آتے ہیں۔ جو عربی میں پڑھ دیئے جاتے ہیں نہ سامعین کو کچھ فایدہ نہ غیر سامعین کو ان کے نہ سننے کا افسوس۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں یہ حالت نہیں۔ مگر ضرورت ہے اس بات کی ایسے نقصوں کا پہلے ہی

چین میں پھر شاہی حکومت

جمہوریت مشرق کو جو گھوارۂ مذاہب ہے۔ راس نہیں آتی۔ اسلام والوں کو تو تازہ تجربات اس بارے میں حاصل ہوئے ہیں۔ جب سے ایران و ترکی نے ایسا کیا۔ زوال آنے لگا۔ اور یہاں تک ہم غور کرتے ہیں۔ اسلام میں جمہوریت کا انتظام نہیں۔ ہاں بادشاہ کو مشورے کا ارشاد ہے مگر مشورے کی پابندی اسکے لئے ضروری نہیں۔ جسے خدا تعالیٰ یہ عہدہ دیتا ہے۔ اسے اتنی عقل بھی دیتا ہے۔ اور جب تک وہ اللہ کا فرمانبردار رہے۔ اللہ اسے ایسی غلطی سے بچاتا ہے۔ جو قومی تباہی کا موجب ہو۔ مسلمان اگر اس اصل کو غلط قرار دینگے۔ تو خود واقعات زمانہ انہیں سمجھا دینگے۔ تازہ نظیر چین کی ہے۔ جہاں چار سال ہوئے شاہی حکومت کی جگہ جمہوری حکومت قایم کیگئی تھی گورنمنٹ چین کا بیان ہے۔ کہ اس عرصہ میں منتظموں نے کوئی صحیح پالیسی قایم نہیں کی۔ اور نہ سرمایہ داروں نے کسی کاروبار میں روپیہ دل کھولکر لگایا ہے۔ ملک کے پانچ صوبوں کی رائے ہے کہ شاہی حکومت پھر قایم ہونی چاہیئے۔ غرض سردست جمہوری سلطنت خطرات سے پر ہے۔ تازہ تار ہے۔ کہ کونسل آف سٹیٹ نے گورنمنٹ کے تبدیل کئے جانے کے متعلق رائے دیکر وان شیہ کائی سے درخواست کی ہے کہ وہ بادشاہ بننا منظور کرے۔ جسے یوآن شیہ کائی نے پہلے تو نامنظور کیا۔ لیکن دوسری درخواست کئے جانے پر اس شرط کے ساتھ منظور کر لیا۔ کہ جب تک اسکی تخت نشینی کا مناسب موقعہ نہیں آتا۔ تب تک وہ بدستور بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی ممالک کو جمہوریت راس نہیں آتی یہی شاہی حکومت کا طریق ٹھیک ہے۔ ہاں اس کے ساتھ پارلیمنٹ ہو تو یہ عین اسلامی طریق ہے۔

برٹش نقصان جان

وزیر اعظم نے حال میں برٹش بحری و بری افواج کا نقصان جان۔ پانچ لاکھ دس ہزار دو سو تیس ظاہر کیا ہے۔ اور اسکے ساتھ اگر انگلستان کے دوستوں روس فرانس۔ سربیہ۔ بلجیم کا نقصان ملایا جاوے جو دل چرا ایک خاص اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے اور شکریہ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ امن کے قیام کیلئے کس قدر قربانی کی جارہی ہے جو ہندوستانی گھر میں آرام سے بیٹھے ہیں۔ ان کی نظروں میں برٹش وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور ہر شریف انسان کی نظر میں بڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ برٹش فتح و اقتدار میں ہماری خوشحالی ہے۔ پس ہر ٹیکس دل کی عین آرزو ہے اور ہونی چاہیئے۔ کہ جلد یہ جنگ کی بلا دور ہو۔ اور آئندہ امن قائم ہو۔ تا قومیں اس حقیقی نجات کی راہ پر بھی غور کر سکیں۔ جس میں دنیا و آخرت کی فلاح مضمر ہے۔

ایک امام کے ماتحت رہنے میں تمام ترقیات ہیں!

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل جافرے نے جنرل کاشلنو کو اپنے سٹاف کا افسر اعلیٰ مقرر کیا ہے جنرل کاشلنو اس کے باوجود متعدد افواج کی کمان کے عہدہ پر مامور ہیں گے۔ اس تقرر کے متعلق ایک سرکاری نوٹ مظہر ہے کہ موجودہ جنگ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ جب متعدد اتحادی افواج کو مختلف زرمگاہوں کے متعلق باہم ملکر ایک قسم کی تجویز اختیار کرنے کے بارے میں اپنے خیالات کو متحد بنانا ہو تو اس غرض کے لئے اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ان تمام افواج کی کمان شخص واحد کے ہاتھ میں رہے۔ یہی وجہ تھی کہ جنرل جافرے حال میں ہماری تمام زرمگاہوں کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے۔

جنگ میں جو واقعات پیش آرہے ہیں۔ ان میں ایک مومن قوم کیلئے بہت کچھ بصیرت افروز امور ہوتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ بغیر ایک ذمہ دار حاکم اور مطاع کل کے کبھی بھی نظام درست نہیں رہ سکتا۔ پس وہ جو ایک جماعت کی ترقی متعدد خلفاء میں دیکھتے ہیں وہ سوچیں اور سمجھیں۔

کینیڈا کے گیہوں جل گئے

(لنڈن ۱۱۔ دسمبر ۱۵ء) کینیڈا کے ۵۰ لاکھ بشل گیہوں جو ایری واقعہ پنسلوانین کی بندرگاہ سے اتحادی ممالک کو روانہ کئے جانے والے تھے۔ آتشزدگی سے تباہ ہو گئے ہیں۔ آگ لگنے کی وجہ ہنوز معلوم نہیں ہوئی

مونٹریال کے گرانڈ ٹرنک نامی کارخانے میں آگ لگنے کی وجہ سے ۱۴۰۰ آدمی بیکار ہو گئے۔ کیونکہ آتشزدگی سے نہایت قیمتی مشینیں تباہ ہو گئی ہیں۔ شبہ ہے کہ کسی نے شرارت سے آگ لگائی ہے"

ان لوگوں کے پاس دولت بھی بہت ہے اور حوادث سے بچنے کے ذرائع بھی ایسے کہ ہماری عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مگر الٰہی قانون بھی برابر اپنا کام کئے جاتا ہے۔ تا انسان اپنے آپ کو کسی اعلیٰ ہستی کے ماتحت سمجھے۔

پنجاب کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت

۱۵-۱۹۱۴ء کی تعلیمی رپورٹ صیغہ ہذا سے حاصل

ذیل اعداد قابل غور ہیں:-

	مسلمان	ہندو	سکھ
لڑکوں کے ابتدائی مدارس	۲۵۲۳	۳۹۱۰ -	۹۹۲
" " زنانہ	۱۱۴۰	۱۶۰	۲۰۹
پبلک مڈل سیکنڈری مدارس	۲۰۳	۲۲۷۹	۱۵۳۶
" " زنانہ	۲۲۸	۳۱۷	۱۰
آرٹس کالجوں میں	۷۸	۲۱۶	۲۵
	۴۱۸۲	۶۸۸۲	۲۷۷۲
کالجوں میں طلباء کی تعداد	۲۴۳	۴۰۷	۱۳۵

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ مسلمان دیگر اقوام سے اپنی تعداد کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ باوجود اس غفلت و سہل انگاری پھر حقوق ملازمت کے متعلق شکوہ فضول ہے

حضرت مولانا نور الدین کی قرآن دانی کے متعلق غیر مبائعین کے عقاید

ہمارے پاس میاں محمد سعید صاحب قاضی محمد یوسف صاحب۔ میاں عبدالجلیل صاحب۔ میاں عبدالحمید صاحب قریشی سید محمد اسحاق صاحب کے دستخطوں سے یہ شہادت پہنچی ہے۔ کہ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ امام المناظرین غیر مبائعین نے ان کے سامنے کہا کہ مولانا نور الدین صاحب نے

وَمَا يَشْعُرُونَ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ کے جو معنے اپنے ترجمہ پارہ اوّل میں کئے ہیں وہ نہایت غلط نہایت گندے نہایت فضول۔ نہایت باطل ہیں۔ میں ہزار دفعہ یہ کہنے کو طیار ہوں"

ایسے الفاظ استعمال کرنے والے پیشوائے غیر مبائعین اور رفیق مولوی محمد علی صاحب ہوں۔ نہایت بیغیرتی کی بات ہے حکیم محمد حسین کی دستخط شدہ تحریر ہمارے پاس موجود ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ معنے جو مولانا نور الدین نے کئے ہیں صحیح نہیں؟ نہ سلف صالحین سے منقول ہیں۔ نہ نقل سے ثابت نہ قرآن سے ثابت نہ حدیث سے ثابت یہ معنے بطور اجتہاد کے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔

خوب اپنے مسلمہ پیر و مرشد کی ایک اور غلطی

خوب یعنے وہ جو اعلم بالقرآن تھا اب اسے اپنے سے بھی زیادہ جاہل سمجھتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ نے قل اللہ ثم ذرھم کے معنے۔ اللہ منوا کر بس کرو کے بارے میں تحریر لکھ کر دی ہے کہ حضرت امیر کے نزدیک اس آیت کے یہ معنے نہیں پھر تعجب کی بات کو اپنے رسالہ کفر و اسلام میں ان معنوں سے کیوں استدلال کیا؟۔

ہندوؤں پر اتنی بدگمانی ٹھیک نہیں

ایک مسلم یونیورسٹی جس کے بارے میں ایک نادان جاہ پسند نے بڑے زور سے کہا تھا۔ کہ محمد رسول اللہ کے بعد کسی بات پر مسلمانوں کا اجتماع ہوا ہے تو مسلم یونیورسٹی کے قیام مقصود بنانے پر۔ اس کا حشر یہ ہو رہا ہے کہ اب وہی یونیورسٹی مختلف پارٹیوں میں اختلاف کا موجب بن رہی ہے۔ ایک فریق کہتا ہے جس شرط پر یونیورسٹی ہندوؤں نے لی ہے۔ اسی شرط پر ہم بھی لینے کو طیار ہیں۔ دوسرا فریق کہتا ہے۔ ان شرائط پر کبھی یونیورسٹی نہیں لینی چاہیئے۔ مگر مصلحت کے طور پر یہ بھی کہتا ہے کہ جنگ کے فیصلہ ہونیکے بعد یونیورسٹی کے متعلق گفتگو ہونی چاہیئے۔ یہاں تک تو خیر تھی۔ مگر افسوس کہ ایک صاحب کی تحریر خطیب میں شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے۔

"یہ اضافہ انہوں (ہندوؤں) نے کیوں کھڑا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ تم ایک بہترین یونیورسٹی بنانے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہم تم کو روک نہیں سکتے۔ لہذا انہوں نے یہ کیا کہ اپنے چند دولتمندوں سے خاص طور پر روپیہ کا انتظام کر کے بیہودہ ناکارہ شرائط پر یونیورسٹی قبول کر لی۔ تاکہ تم گورنمنٹ سے عمدہ یونیورسٹی نہ لے سکو۔ اور گورنمنٹ سے جب تم جھگڑو۔ تو وہ یہ کہدے کہ جس قوم کی تعداد تیس لاکھ ہے وہ ان شرائط پر یونیورسٹی قبول کر چکی ہے تم کو کہ صرف تعداد میں ۷۔ لاکھ ہو انکار یا عدم انکار کا کیا حق ہے ×××××" یہ مقصود ان کا حاشا و کلا نہ تھا کہ وہ حقیقی معنوں میں ہندو یونیورسٹی کے واسطے کوشش کر رہے ہیں۔ پس یہ مت کہو کہ ہندوؤں نے یونیورسٹی لے لی ہاں یہ کہو کہ ہندوؤں نے تمہاری تمام کوششوں کو ہمیشہ خاموش طریق پر ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے پامال کر ڈالا۔ اور تمہاری راہ میں کانٹے ڈال دیئے"

میرے خیال میں یہ نہایت حد سے بڑھی ہوئی بدگمانی ہے جو ہندوؤں پر کیگئی ہے اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہندوؤں نے اپنے فوائد کو مدنظر رکھکر یونیورسٹی کی ہے اور اس میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانا مقصود نہیں تھا۔ اسکے تفصیلی دلایل دینے کی ضرورت نہیں امید ہے خطیب اپنی تحریر پر نظر ثانی کرے گا اور اسے واپس لیگا۔ کہ اپنے ساتھ رہنے والوں ہموطنوں پر یہ الزام شدید ہے جو تعلقات فیمابین کیلئے درست نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار الدین علی المخالفین

مناظرہ حمید اللہ

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک دلچسپ مناظرہ نقل کیا جاتا ہے جو حضور نے حمید اللہ نام ایک غیر مقلد مولوی ساکن سراوہ ضلع میرٹھ سے ۱۸۹۱ء میں بمقام دہلی مسیح کی آمد ثانی کے متعلق کیا تھا۔ یہ مناظرہ عاجز ایڈیٹر فاروق کے پاس ۲۴ جولائی ۹۴ء کو بمقام انبالہ بذریعہ ڈاک موصول ہوا اب اتفاق سے میری پرانی کتابوں میں سے مل گیا چونکہ یہ مناظرہ میری نظر سے احمدیہ لٹریچر کی کسی کتاب یا اشتہار یا اخبار میں شائع شدہ نہیں گذرا اس لئے ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے اسکو شائع کیا جاتا ہے۔ حمید اللہ کا عجز اس میں ایسا ثابت ہے کہ جس سے کسی اہل علم کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ مناظرہ تحریری ہوا تھا جو مخالف کے ہاتھ کا قلم بند شدہ ہمارے پاس موجود ہے۔ مولوی حمید اللہ نے شوق مناظرہ میں حضور علیہ السلام کے جائے نزول پر حاضر ہو کر میاں نذیر حسین دہلوی شیخ الکل کی حمایت میں بولنا شروع کیا۔ اور سناٹہ کا رنگ ڈالا۔ جو اس کے عجز و سکوت کا باعث ہو گیا۔ ناظرین خوب غور سے ملاحظہ کریں اور ان اعتراضات کو خوب یاد رکھیں (ایڈیٹر)

حمید اللہ:۔ آپ کو دعوے ہے اور دلیل کا بیان کرنا مدعی کے ذمہ پر ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے دلایل لکھیں"۔

مرزا صاحب:۔ جو دعوے میرا ہے وہ عام سنت اللہ کے موافق ہے یعنے میں یوں کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہو ہر ایک متنفس کے واسطے موت ہونا عام سنت اللہ ہے۔ پس اسپر دلیل مانگنا ہی عبث ہے۔ اور ان کی (یعنی میاں نذیر حسین دہلوی کی) بات سنت اللہ کے خلاف ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ ابتک زندہ ہیں اور قرآن شریف میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ تو گویا انہوں نے خرق عادت کا دعویٰ کیا پس لامحالہ دلیل بیان کرنے کی ان کو حاجت ہوئی۔

حمید اللہ:۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خرق عادت کا ثبوت ہے۔ یعنے دوبارہ دنیا میں آنا۔ (دوبارہ دنیا میں آنا تو زیر بحث ہے۔ اور مدعیان حیات کا دعویٰ۔ دعویٰ کو ہی بطور دلیل پیش کر کے مصادرہ علی المطلوب کا مرتکب ہونا۔ اور دعویٰ و دلیل میں فرق نہ کرنا حمید اللہ جیسے مناظر کا ہی کام ہے۔ فاروق) پس اگر ان کے واسطے خرق عادت ہی مانا گیا کہ وہ فوت نہیں ہوئے اور ابتک زندہ ہیں تو کیا تعجب ہو گیا (تعجب یہ ہو گیا کہ ان کی حیات الآن تو غیر مسلم ہے جس سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو انکار ہے اور آپ غیر مسلم اور متنازعہ امر کو جو زاد دعویٰ ہی دعوی ہے بطور دلیل کے پیش کر کے خوش فہمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ (اور پھر اس پر پوچھتے ہیں۔ کہ تعجب کیا ہو گیا۔ فاروق)

مرزا صاحب:۔ ان کے دوبارہ آنے کا ثبوت کیا ہے؟

حمید اللہ:۔ صحیح حدیثوں میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ کہ عیسیٰ بن مریم آوینگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہی آوینگے جو پیشتر نبی ہو کر بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے۔ کیونکہ یہ نشان و پتہ انہیں کا ہے اور کسی کا نہیں (کیا حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جو بنی اسرائیل کی طرف پیشتر رسول ہو کر آئے تھے۔ وہی اب امت محمدیہ کی طرف رسول ہو کر آوینگے؟ فاروق)

مرزا صاحب:۔ ہاں نبی اللہ کے لفظ سے بعض علماء کو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے بھی اس میں بہت زور لگایا ہے۔ مگر کچھ بات بن نہ آئی۔ بعض بڑے بڑے علماء خلجان میں پڑ گئے۔

حمید اللہ:۔ بڑے بڑے علماء کا علم وسیع تھا۔ ان کو خلجان ہوا ہو گا۔ مجکو تو کچھ خلجان نہیں۔ میں تو ٹھنڈے دل سے اور اطمینان سے ہوں۔ جانتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام وہی نبی جو آئے تھے آئینگے اور وہ نبوت جو ان کو حاصل تھی چھین نہیں لی جائیگی۔ صرف اتنا فرق ہو گا کہ **شریعت محمدی کے پابند** ہوں گے؟

مرزا صاحب:۔ جب حضرت عیسیٰ نزول فرماوینگے۔ تو خاصہ عظیمہ لازمہ منفکہ نبوت جو نزول جبرئیل وغیرہ نبوت کے ساتھ ہے وہ خاصہ بھی انہیں پایا جانا چاہیئے یا نہیں۔ اور علم احکام۔ حدود فرائض قرآن و احادیث نبویہ کس طرح سے ان کو ہو گا۔ آیا وحی کے توسط سے یا کسی اور طور سے؟

حمید اللہ:۔ ان امور کی تصریح مجکو کسی آیت یا حدیث سے یاد نہیں اور نہ اسکی کچھ ضرورت ہے۔ خدا جو صورت چاہے کرے انکا آنا اور شریعت محمدی کے موافق عمل کرنا روایات صحیحہ سے ثابت اور یاد ہے۔ وہی کہہ سکتا ہوں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مرزا صاحب:۔ آپکا یہ دعوی تھا کہ وہی عیسیٰ بحیثیت نبوت نزول فرماوینگے اور اس دعوی کو یہ امر لازمی ہے کہ نزول جبرئیل بھی ہو اور ہر ایک حاجت کے وقت وحی نبوت کے ذریعہ سے ان کو تا معلوم باتیں دین کی سکھلائی جاویں۔ اب آپ مانتے ہیں کہ اس کا علم خدا کو ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اعتراض جو آپ پر وارد ہوتا ہے۔ آپ کسی طرح اس کو اٹھا نہیں سکتے؟ اور اب اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ جب تک وارد شدہ اعتراض سے مخلصی حاصل نہ کر لیں ایک صورت سے آپ مغلوب اور لاجواب ہیں۔

حمید اللہ:۔ اعتراض میرے پر یہ تھا کہ وہی عیسیٰ آدیں تو نزول جبرئیل اور حاجت کے وقت وحی نبوت کے ذریعہ سے ان کو نامعلوم باتیں سکھلائی جاویں۔ تو یہ اعتراض دراصل وارد ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں نے کہا ہے کہ وہ اس شریعت کے موافق کاربند ہوں گے۔ پس جب اس شریعت کے موافق کاربند ہونگے۔ تو کسی امر ضروری معاشی یا معادی میں مسلمانوں کے واسطے وحی جدید کی ضرورت نہیں۔ اسلئے کہ یہ شریعت کامل ہو چکی ہے

مرزا صاحب:۔ اعتراض تو یہ ہے کہ عجز اللہ جلشانہ کے کسی دوسرے شخص کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ علی الاطلاق عالم الغیب ہے اور سب باتیں خود بخود معلوم ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم ایک انسان ہیں۔ اور عام طور پر علم غیب پر محیط نہیں ہیں۔ اب وہ جو نزول فرماوینگے تو بلاریب شریعت محمدی کے احکام وحدود وغیرہ مسایل سے بیخبر محض ہوں گے۔ ان کو کس ذریعہ سے خبر دی جاویگی۔ آیا وحی رسالت کے ذریعہ سے یا کسی اور ذریعہ سے؟ اگر کسی اور ذریعہ سے خبر ہو گی تو نص قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

حمید اللہ:۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ اس شریعت کے موافق کاربند ہوں گے اور یہ شریعت کہلاتی ہے قرآن و حدیث؟ اور قرآن و حدیث موجود ہی ہے۔ مثلاً بادشاہ کوئی قانون تجویز کر کے اور لکھکر اپنے عمال کے پاس بھیجدے اور حکم بھیجدے کہ اس کے موافق کاربند ہو جاؤ پس اس عامل کو صرف اس کتاب کا ملنا کافی ہے۔ اسی طرح عیسےٰ کے واسطے قرآن و حدیث کا دنیا میں موجود ہونا کافی ہے!

مرزا صاحب:۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ علم قرآن و حدیث کس ذریعہ سے ان کو ملیگا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انکی زبان عبرانی تھی اور نیز وہ علوم قرآن و حدیث سے بیخبر تھے۔ کیونکہ قرآن و حدیث ان کے چھ سو برس بعد اس امت کو دیا گیا ہے تو پھر باوجود بے خبر محض ہونیکے کس ذریعہ سے ان کو خبر دیجائیگی۔ اور نیز یہ امر بھی غیر مسلم ہے کہ وہ شریعت محمدی کی پابندی اختیار کرینگے۔ کیونکہ صحاح پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض احکام شریعت محمدیہ کے مخالف بھی انکا عملدرآمد ہو گا۔ جیسا کہ حدیث یضع الجزیہ سے ظاہر ہے اب میں پوچھتا ہوں کہ جزیہ سے جو وہ دست بردار ہونگے تو آیا آئمہ اربعہ (امام اعظم۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل) کیطرح محض اجتہاد سے یا وحی الٰہی سے ہو اور نیز یہ اعتراض بھی لازم آتا ہے کہ چونکہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا شیوہ تحریف

(از سعدی پنجاب)

اس سے بڑھکر ایک مدعی امارت کے لئے اور کیا قابل شرم بات ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے امام اور پیشوا کے کلام کو بگاڑتے ہوئے ذرہ بھی خدا ترسی سے کام نہیں لیتا چنانچہ مولوی محمد علی نے اپنی انجمن کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ کو شائع کیا ہے۔ جس پر اسنے اپنی طرف سے کچھ حواشی اور نوٹ بھی چڑھائے ہیں ان نوٹوں کے لکھنے کا مقصد اعلیٰ محض نادان لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانا اور اپنا اُلّو سیدھا کرنا ہے چنانچہ ان نوٹوں کے لکھنے میں مولوی صاحب نے جس دیدہ دلیری اور بیخوفی سے کام لیا ہے۔ وہ محض آپکا ہی حصہ ہے ورنہ ایک انسان جس میں ذرہ بھی تخم دیانت اور ایمان ہے وہ آپ پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے ذیل میں ایک دو حوالے درج کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ مولوی صاحب نے مسیح موعود کی کلام کو بگاڑنے میں کسقدر خیانت سے کام لیا ہے۔ ان میں سے ایک حوالہ حسب ذیل ہے۔

مولوی محمد علی کی تحریر کا حوالہ جس میں انہوں نے ان الفاظ کو عمداً ترک کیا جو ان کے مطلب کے منافی تھے اور جنکو حوالہ مقابل میں موٹا کر کے لکھا گیا ہے	حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ کا حوالہ مع ان الفاظ خط کشیدہ کے جسکو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مطلب کے منافی پاکر عمداً ترک کیا۔
"یاد رکھنا چاہئے کہ دوسری قدرت یا قدرت ثانی سے مراد صرف وہی تائید الٰہی ہے جسکا ظہور بعد وفات حضرت مسیح موعود کے ضروری ہے صفحہ ۵ کے آخری اور صفحہ ۶ کے شروع کے الفاظ کو دیکھو "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا ہی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔	"الوصیۃ صہ ۵ کے آخری اور صفحہ ۶ کے شروع کے الفاظ یہ ہیں۔ "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا ہی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

ان دونوں حوالوں کے پڑھنے سے صاف اور صریح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے کلام کو نہ صرف بگاڑنے کی ہی خیانت کی ہے۔ بلکہ ان الفاظ کو عمداً ترک کر دیا ہے جو ان کے مطلب اور مدعا کے سراسر خلاف تھے کیونکہ اگر مولوی صاحب ان الفاظ کو کہ "وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں" لکھتے تو ان کے مدعا کے سراسر خلاف تھا۔ اور آپنے جو قدرت ثانیہ سے تائید الٰہی مراد لی ہے۔ وہ اس عبارت سے بالکل غلط اور باطل ثابت ہوتی تھی۔ کیونکہ اول تو تائید الٰہی حضرت مسیح موعود کے وقت میں موجود تھی۔ اور آپکو دوسروں پر غلبہ حاصل تھا۔ لیکن اگر بفرض محال بھی مان لیا جاوے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت میں نعوذ باللہ وہ تائید الٰہی نہ تھی جو مولوی صاحب نے قدرت ثانیہ سے مراد لی ہے تب بھی مولوی صاحب جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ تائید الٰہی کا مسیح موعود کے وقت میں ہونا محال تھا۔ اور کوئی امر ممتنع نہ تھا کہ وہ تائید الٰہی آپ کے وقت میں ظاہر نہ ہو سکے۔ حالانکہ مسیح موعود اس قدرت ثانیہ کی یہ شرط پیش کرتے ہیں کہ "وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ پس سوائے امر خلافت کے اور کوئی ایسا امر نہ تھا جس کا وجود اور ظاہر ہونا مسیح موعود کے وقت میں نہیں ہو سکتا تھا۔ پس یہ الفاظ کہ وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ چونکہ مولوی صاحب کی پیش کردہ تاویل قدرت ثانیہ یعنی تائید الٰہی کے صریح خلاف تھی۔ اسلئے مولوی صاحب نے ان الفاظ کو عمداً ترک کر دیا یہ ہے مولوی صاحب کی دیانت کا ایک نمونہ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ کے الفاظ کو محض اپنے مطلب اور مدعا کے برخلاف پاکر یکطرفی تحریف سے کام لیا۔ کیا یہ کام کسی مومن حقیقی کا ہو سکتا ہے۔ اور کیا ایسا انسان کسی اعتبار کے لائق ہے۔ فتدبروا یا اولوالالباب

پھر مولوی صاحب کی تحریف کا دوسرا نمونہ حسب ذیل ہے جس میں انہوں نے مسیح موعود کے اپنی نسبت نبی لفظ لکھے ہوئے کو عمداً ترک کر کے ایک عام لفظ مامور کا استعمال کیا ہے جو ایک غیر نبی پر بھی بولا جا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حوالہ حسب ذیل ہے۔

مولوی محمد علی کی تحریر کا حوالہ جس میں انہوں نے مسیح موعود کے لئے نبی کے لفظ کے استعمال شدہ الفاظ کو عمداً ترک کر کے اسکی جگہ مامور کا لفظ استعمال کیا ہے	حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ کا حوالہ خط کشیدہ جس میں مسیح موعود نے اپنی نسبت نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔
یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ ایک مامور کی وفات کے بعد جب مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔۔۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"۔ (نوٹ رسالہ الوصیۃ صہ)	غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا × × × تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گری ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"۔ (الوصیۃ صہ)

اب دونوں حوالوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی نے حضرت مسیح موعود کے اپنی نسبت صاف اور صریح لفظوں میں نبی لکھے ہوئے الفاظ کاٹ کر اپنی تحریر میں صرف مامور پر کفایت کی ہے۔ حالانکہ ان دونوں صفحوں میں مامور کا لفظ حضرت مسیح موعود نے اپنی نسبت ایک دفعہ بھی استعمال نہیں کیا۔ بلکہ صاف اور صریح لفظوں میں اپنے آپ کو نبی اور رسول لکھا ہے۔ اور قرآن شریف کی آیت کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کے مفہوم کا مصداق بعینہٖ ویسا ہی اپنے آپ کو قرار دیا ہے جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام مثلاً حضرت نبی کریم و حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیا ہے۔ پس کیا یہ بات مولوی صاحب کی خیانت کی ایک زبردست دلیل نہیں جو اس نے مسیح موعود کے لئے لفظ نبی کاٹ کر اپنی تحریر میں نبی کی بجائے مامور کا لفظ لکھ مارا ہے۔ افسوس اور صد افسوس

پھر مولوی صاحب نے ایک اور غضب کیا ہے وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود کی طرف ایک ایسی غلط اور بھدی بات کو منسوب کیا ہے جو آپنے اپنی ساری الوصیت میں کہیں بھی نہیں فرمائی۔ اور اسپر مولوی صاحب کی شوخی کو دیکھئے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں۔ کہ آپنے اسکی تصریح فرمائی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"امر مشترکہ ان تینوں مثالوں میں یہ ہے کہ جماعت کی ایسی کمزور حالت کے وقت ایک نبی یا مامور وفات پاتا ہے اللہ پھر اپنی تائید اور نصرت اس جماعت کے شامل حال کرتا ہے اور بس۔ خواہ وہ نصرت کسی طرح پر ہو۔ بلکہ اسکی تصریح خود حضرت مسیح موعود نے آگے چل کر کردی ہے کہ ان ماموروں کے بعد جو خود کسی نبی کے خلیفہ ہو کر آتے ہیں یہ تائید برنگ خلفاء نہیں ہوتی کیونکہ وہ تو خود خلیفہ ہوتے ہیں۔ اور خلافت در خلافت ایک بے معنی بات ہے۔"

اب اس تحریر میں مولوی صاحب نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ گویا مسیح موعود نے کہیں الوصیۃ میں یہ تصریح کی ہے کہ ان ماموروں کے بعد جو خود کسی نبی کے خلیفہ ہو کر آتے ہیں۔ یہ تائید برنگ خلفاء نہیں ہوتی میں مولوی صاحب سے بڑے زور سے اس تصریح کا حوالہ پوچھتا ہوں جس میں مسیح موعود نے ایسے الفاظ اشارتاً یا کنایتاً ہی لکھے ہوں جو آپ نے ان کی طرف منسوب کئے۔ حالانکہ مولوی صاحب خود اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ مسیح موعود نے الوصیۃ میں کہیں بھی خلیفہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"بعض اور وجود کا لفظ صاف بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ذہن میں قطعاً کوئی سلسلہ خلفاء نہ تھا یہی وجہ ہے۔ کہ ساری الوصیۃ میں خلیفہ کا لفظ نہیں آیا۔" (نوٹ صفحہ الف)

پھر مولوی صاحب خود ہی فرماتے ہیں کہ مسیح موعود نے تصریح کی ہے کہ مامور خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ پس اگر وہ تصریح ہے تو آپکی دوسری بات غلط ہے اور اگر دوسری صحیح ہے تو پہلی غلط۔ پھر ماسوا اسکے مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔" ہرگز الوصیت کے نہیں۔ پس اس طرح پر بھی آپکو موت ہے۔

پس اے مرے لوگو! جو اپنے اندر کچھ بھی ایمان اور دیانت کا حصہ رکھتے ہو۔ ذرا سوچو کہ ایک ایسا شخص جو محض اپنی مطلب برآری کے لئے من گھڑت طور پر حضرت مسیح موعود کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جبکا نام و نشان بھی آپ کی تحریروں میں نہیں پایا جاتا۔ ایسا شخص شرعاً عرفاً عقلاً کس خطاب کا مستحق ہو سکتا ہے؟

اطلاع - بوجہ جلسہ سالانہ ۳۰ر دسمبر کا فاروق شائع نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ ۶ر جنوری ۱۹۱۶ء کو ڈبل نمبر نکلے گا۔

(ایڈیٹر)

خواجہ کمال الدین صاحب حکیم مرہم عیسیٰ کی نظر میں

الشہد ان لا الہ الا اللہ والشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ میں سطور ذیل کو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ جس کے قبضہ میں خواجہ صاحب کے ممدوح جناب نظام دکن وغیرہ کل بادشاہانِ روئے زمین کی جانیں ہیں۔

مارچ یا فروری ۱۹۱۵ء میں جبکہ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہمراہ دہلی سے کانپور اور کانپور سے لکھنؤ آئے تھے تو میں ایک دن شام کو حکیم صاحب کے ہمراہ مرزا کبیر الدین صاحب احمدی کے یہاں سے واپس آرہا تھا۔ تو راستہ میں امین آباد کے چوراہہ پر میں نے حکیم صاحب سے یہ کہا۔ اے جناب حکیم صاحب برائے مہربانی یہ فرمائیے کہ کیا جناب "مہدی وقت" حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول مولٰنا نورالدین صاحب نے خواجہ صاحب کو یہ نہیں لکھا تھا کہ مجھے آپکا غیر احمدیوں کے سامنے روپیہ کے لئے ہاتھ پھیلانا بہت برا لگتا ہے اور احمدیوں کا اسلام اور ہے اور غیر احمدیوں کا اور۔ اور کیا خواجہ صاحب کا اس طرح چندہ کے لئے ہاتھ پھیلانا اچھا اور فعل احسن ہے؟ تو اسپر جناب حکیم مرہم عیسیٰ صاحب نے مجھ سے بہت آہستگی کے الفاظ میں یہ فرمایا تھا۔ کہ واقعی خواجہ صاحب کی یہہ حرکتیں مجھے سخت ناپسند ہیں اور میں اس طرح سے چندہ کے لئے ہاتھ پھیلانے کو بہت برا سمجھتا ہوں۔ اور اگر میں لاہور میں یہ سمجھتا کہ خواجہ صاحب راستے میں یہ حرکتیں کرینگے تو میں کبھی ہمراہ نہ آتا مگر کیا کروں اب تو پھنس گیا مجبور ہوں۔ میں اب آگے خواجہ صاحب کے ہمراہ نہ جاؤنگا بلکہ لکھنؤ سے ہی سیدھا لاہور چلا جاؤنگا کوئی مجھے خواجہ صاحب کا نوکر سمجھتا ہے کوئی کچھ نہ تو خواجہ صاحب مجھے برابر کا احمدی سمجھتے ہیں اور نہ خواجہ صاحب کی وجہ سے اور لوگ مجھے برابر کا سمجھتے ہیں میری سخت حقارت ہو رہی ہے اور خواجہ صاحب کا یہ فعل حضرت مہدی کے حکم کے سخت خلاف ہے اسکے بعد جب شب کے وقت خواجہ صاحب مجھلی شہر جانے لگے تو میں حکیم صاحب سے ملا اور کہا آپ تو غالباً لاہور جائینگے۔ حکیم صاحب فرمانے لگے نہیں مجبور کر کے مجھلی شہر لے جاتے ہیں مگر میں آگے نہیں جاؤنگا۔ چنانچہ چند روز کے بعد حکیم صاحب واپس آئے اور مجھے دفتر خزانہ میں ملے اور یہ کہا کہ میری بیوی کی علالت کا تار آیا ہے میں لاہور جاتا ہوں میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ تار مصنوعی ہے اور یہ ناراض ہو کر جاتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اگر ہمارے معظم برادر محمد سعید صاحب لاہوری مہربانی فرما کر مدد کریں۔ تو حکیم مرہم عیسیٰ کا تقویٰ معلوم ہو سکتا ہے واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ یہ سطور میں نے اسلئے لکھی ہیں کہ حال کے پیغام جنگ میں اسنے دروغگوئی کر کے اپنے متقی ہونیکا ثبوت دیا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ دنیا اور نیز میاں محمد علی صاحب کی پارٹی کو بتا دیا جائے۔ کہ حکیم صاحب کے خیالات جناب خواجہ صاحب کے لئے یہ ہیں

فقط راقم محمد عثمان احمدی بادونی از لکھنؤ

اطلاع میری کھلی چٹھی مطبوعہ اخبار فاروق مورخہ ۹ر دسمبر کے ناظرین کو واضح ہو کہ جناب حکیم شاہنواز صاحب نے میرے پرچہ کا جواب بھیجدیا ہوا ہے۔ بندہ اسکی اطلاع اسکے جواب آنے پر کر دیتا۔ مگر اخبار الفضل میں ایک مضمون بعنوان "بار ما گفتہ ام دگر بار میگویم" چھپا تھا۔ جس سے میں نے سمجھ لیا تھا کہ شاید میری کھلی چٹھی اب نہیں چھپے گی۔ چونکہ میں نے اخبار والوں کو اطلاع نہیں دی تھی اسواسطے فاروق میں چھپ گیا۔ اور جب حکیم صاحب کا جواب آیا ہوا ہے تو میرا فرض ہے کہ اسکی اطلاع اسی اخبار میں چھپوا دوں کہ حکیم صاحب نے جواب بھیجدیا ہوا ہے۔ تاکہ ان کی سبکی نہ ہو۔ محمد ابراہیم بقاپوری نزیل قادیان

امیر المومنین کا پیغام

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دوست جلسہ پر آئیں۔ وہ ایسا انتظام کر کے آئیں کہ جلسہ کے تینوں ایام (۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر) برابر جلسہ میں شامل رہیں۔ اور ۲۵ر کی شام یا ۲۶ر کی صبح تک جلسہ کی کارروائی سے قبل قادیان پہنچ جائیں۔ اور ۲۹ر دسمبر کی صبح سے پہلے واپس نہ جائیں۔

کاتب کی ضرورت دفتر اخبار فاروق میں ایک خوشخط کاتب کی اخبار رکھنے کے لئے ضرورت ہے نمونہ بھیجکر تنخواہ کا فیصلہ کرو۔ جلد درخواست بنام مینیجر فاروق آنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور دیگر مذاہب

تناسخ

(نمبر ۱)

مسئلہ اواگون جس کو تناسخ کہتے ہیں ہمارے دیسی بھائی آریوں کا ایک مایۂ ناز مسئلہ ہے جس پر انکے بڑے بڑے لائق اور تعلیمیافتہ اصحاب اپنی پوری طاقت سے نرم و سخت الفاظ میں لیکچر دیا کرتے ہیں میںنے خدا کے فضل سے بعض کتابیں آریہ دوستوں کی ثبوت تناسخ میں اور بعض دیگر مذاہب کی رد تناسخ میں پڑھی ہیں۔ اکثر لیکچر بھی تائیدی و تردیدی سنے ہیں خود بھی اسمیں بہت غور کیا ہے لیکن جہانتک مجھے علم ہے۔ اور جہانتک میںنے بعض مہذب اور خوش اخلاق قابل ذی علم آریہ دوستوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے۔ اُن سب کا نتیجہ میرے لئے تو یہ ہُوا۔ کہ میںنے اس مسئلہ تناسخ کو تثلیث نصاریٰ سے بھی زیادہ علم و عقل کے خلاف پایا۔

میری حیرانی اس سے اور بھی بڑھ جاتی ہے جب کہ میں اس مسئلہ کے انجام پر غور کرتا ہوں کیونکہ تناسخ ماننے سے انسان کو خدا تعالےٰ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ اتنا بھی تعلق نہیں رہتا جتنا کہ ایک ریلوے مسافر کو دوسرے مسافر کے ساتھ طے مسافت تک رہتا ہے پھر حیرت پر حیرت ہوتی ہے کہ آخر ہمارے آریہ برادر جو انسان ہیں عقلمند ہیں ذی فہم اور ذی علم ہیں۔ کیا وہ ان بدنتائج پر جو تناسخ کے ماننے سے پیدا ہوتے ہیں کبھی نظر نہیں ڈالتے۔ یا اُن کی سمجھ میں نہیں آتے لاچار سمجھ لیا جاتا ہے کہ دل تو ان کے صداقت کو ضرور قبول کر لیتے ہیں اور کانشنس بھی اُن کا بیشک تسلیم کر لیتا ہوگا۔ مگر تعصب بے جا کا ستیاناس ہو۔ وہ زبان سے ان کو ماننے نہیں دیتا۔ ورنہ ایسا کیا اندھیر ہے کہ ایسی صریح اور بیّن ایک فاش غلطی اور است کو بھی نہ وہ سمجھیں؟ کچھ ہی ہو۔ میں انشاء اللہ اس مسئلہ کے متعلق حتی المقدور اپنے خیالات کو اپنے علم کے مطابق نیک نیتی سے اپنے ملکی برادران آریہ صاحبان کے سامنے مہذبانہ پیش کرتا ہوں۔ یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی آریہ تو ایسا ہوگا جو میری باتوں کو ٹھنڈے دل سے پڑھکر سوچیگا اور اپنی غلطی پر نادم ہوگا۔ اگر ہمارے آریہ دوست یا آریہ اخبار کے ایڈیٹراں میری معروضات کے متعلق تناسخ پر کچھ ارقام فرمائیں تائیدی یا تردیدی تو اسی پریم اور شانتی محبت و تہذیب سے قلم اٹھائیں تاکہ اس مسئلہ کے متعلق کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا آسان ہو۔ بصورت درشتی زبان و تیزیٔ قلم اصل مسئلہ رہ جائیگا اور ایسا نہ ہو کہ بقول پنڈت رامچندر جی دہلوی کہ "آدمی میں قوت انتقامیہ بڑی زبردست ہے" بدلہ لینے پر مجھے بھی مجبور ہونا پڑے

آریہ گزٹ مورخہ ۱۷ مگھر جلد ۱۹ ۴۸ کے صفحہ ۲۷ پر مہاشہ رامچندر جی ساکن صدر بازار دہلی کا تناسخ پر ایک لیکچر درج ہے جو مہاشہ موصوف نے آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا۔ اس لیکچر میں رامچندر صاحب نے جن دور از کار اور عامیانہ دلائل سے اپنے مسئلہ تناسخ کا ثبوت پیش کیا ہے وہ ہمارے نزدیک نہ اس قابل نہیں کہ اسپر ذرا بھی توجہ کی جائے۔ کیونکہ رامچندر مہاراج نے اپنی روانی تقریر اور جوش خوش اعتقادی میں نہ صرف تناسخ کا ہی چکّر گھمایا ہے بلکہ خوش فہمی سے قرآن مجید جیسی حکیم کتاب سے اواگون کا ثبوت دینے میں پنڈت لیکھرام صاحب سے بھی کچھ آگے قدم بڑھایا ہے معلوم نہیں کہ ہمارے دوست رامچندر صاحب کو کیا دہلی میں کبھی فوارے پر اس جدید معلومات کے اظہار کا موقعہ نہیں ملا جو پنجاب میں تشریف لاکر آپنے اپنے اس علم کا اظہار فرمایا جو لاہوری مترون کو عموماً اور ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کو خصوصاً ایسا بھایا۔ کہ بیساختہ ان کی قلم نے آریہ گزٹ کے صفحہ ۶ پر آپ کے لیکچر کی تحسین میں یہ بیدلیل دعویٰ کرایا۔ کہ

"پنڈت رامچندر جی دلّی نواسی نے نو ثبوت تناسخ میں جو دلیلیں دی ہیں وہ ناقابل تردید ہیں اور یقیناً ان دلائل کو پڑھکر پھر کس کو حوصلہ ہوگا کہ وہ تناسخ کے برخلاف منہ کھولے"

بڑا بول ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ نے اگر اسی پر کفایت کی ہوتی کہ لیکچر کی تعریف کر دیتے تو ہمیں معزز ایڈیٹر آریہ گزٹ کے فہم و ادراک پر چنداں شبہ نہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے یہ بڑا بول بولکہ کہ "ان دلائل کو پڑھکر کسکو حوصلہ ہوگا کہ وہ تناسخ کے برخلاف منہ کھولے" ہمیں موقعہ دیا ہے کہ ہم آپکے علم و عقل پر اس لیکچر کو ہی قربان کر دیں۔ دیکھئے ایڈیٹر صاحب میں خدا کے فضل سے وہ شخص ہوں کہ جس میں بڑا حوصلہ اور پوری ہمت اور کافی جرأت ہے کہ مسئلہ تناسخ کے برخلاف ایک دو چار نہیں بیشمار دلائل دوں اور ساتھ ہی آپکے ممدوح کی ناقابل تردید دلائل کو قابل تردید کر دکھاؤں۔ میںنے خداداد قابلیت اور خدا کے بھروسہ پر ارادہ کر لیا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق مبسوط آرٹیکل لکھوں۔ فاروق اکتوبر سے جاری ہُوا ہے۔ آپکے پاس تبادلہ کے لئے بھیجا تھا مگر آپنے ابتک تبادلہ نہیں کیا امید ہے کہ آئندہ آپ ضرور تبادلہ میں اپنا پرچہ ارسال فرما کر مشکوری کا موقعہ دینگے۔ یہی شکایت ایڈیٹر صاحب پرکاش سے بھی ہے کہ انہوں نے بھی تبادلہ میں اپنا پرچہ نہیں بھیجا۔ بعد ازیں یہ بھی التماس ہے کہ آپ نہایت ٹھنڈے دل سے میرے مضمون کو ملاحظہ فرماوینگے اور جب تک یہ سلسلہ مکمل صورت میں ختم نہ کر لوں۔ جواب کے لئے قلم نہ اٹھائینگے کیونکہ تردیدی یا تائیدی جواب کسی مسئلہ کے متعلق تب ہی صحیح ہو سکتا ہے جبکہ کل دلائل فریق ثانی کو دیکھ لیا جائے۔

پنڈت رامچندر جن کا تناسخ پر لیکچر ہُوا۔ انکو میں جانتا ہوں اور شاید وہ بھی مجھ سے واقف ہیں میںنے رامچندر صاحب کے بہت لیکچر دہلی میں فوارہ پر سنے ہیں اگر یہ وہی پنڈت رامچندر صاحب ہیں جو صدر بازار دہلی میں زرگری کی دوکان کرتے ہیں۔ تو میں اعتراف کرتا ہوں کہ آپکی زبان کو توالی دہلی کے سامنے لیکچر دیتے وقت نہایت مہذب ہوتی تھی۔ اور کبھی دل آزار الفاظ سے وہ اپنے مخالف لوگوں کی توہین، کے مرتکب نہ ہُوا کرتے تھے لیکن اس لیکچر میں کچھ انکی زبان بے قابو سی ہوگئی ہے جس سے شک ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی واقعی پنڈت صاحب دہلی نواسی ہونگے جن سے میں آشنا نہیں اور اگر یہ کوئی پنڈت صاحب نہیں ہیں بلکہ آریہ پنڈت رامچندر صاحب صدر بازار دہلی والے ہی ہیں جو زرگر کا کام کرتے ہیں تو میں یہ کہونگا۔ کہ شاید پولیس کو توالی دہلی کا پاس ادب ہی تھا کہ ان کی زبان درازانہ ہوتی تھی۔ ورنہ با اختیار ہو کر وہ بھی تیغ زبان چلانے میں اپنے ہمعصروں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔

ناروا حملے دیکھئے رامچندر صاحب نے بلاضرورت خدائے ذوالجلال کی شان میں یہ الفاظ کہکر کہ (۱) مسلمانوں کا خدا غریب اور نادار ہے (۲) مسلمانوں کا پرماتما (خدا) ناقص ٹھہرتا ہے (۳) حضرت آدم اوپر سے نیچے گرائے گئے تھے"

پنڈت رامچندر صاحب! یہی آپکے وہ الفاظ ہیں جن کی نسبت آپنے فرمایا ہے "ہمارے دلائل تو بمنزلہ کونین کے

بقیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے۔

ہونے چاہئیں۔ اور ہمارے لفظ بمنزلہ کھانڈ کے۔" یہاں تو لفظ کھانڈ کے کونین سے بڑھکر تلخ ہوگئے اور دلائل کا اندازہ اسی سے فرمالیجئے۔ کیونکہ جہاں کھانڈ کے بجائے کونین ہو وہاں کونین کی جگہ ضرور زہر ہوگا۔ بہرحال ہم حتی الوسع اپنی زبان اور قلم کو روک کر مہذبانہ عرض پیرا ہونگے جب تک کہ آپ کی طرف سے خلاف تہذیب امر پیش نہ آئے ان مختصر معروضات کے بعد اب ہم اصل مسئلہ تناسخ پر اپنے خیالات کا اظہار شروع کرتے ہیں سنیئے اور غور سے سنیئے۔

تناسخ کی تعریف

تناسخ یا اواگون کی تعریف یہ ہے کہ جس قدر ذی روح یعنے جاندار مخلوق دنیا میں نظر آتی ہے چرند ہوں یا پرند چوپائے ہوں یا دوپائے حشرات الارض ہوں یا دابۃ الارض حتیٰ کہ بقول دیانندجی مہاراج نباتات وغیرہ بھی سب میں ایک ہی قسم کی روح (یعنی نفس) ہے یہی روح جو انسان کے جسم میں ہے انسانی جسم سے (بذریعہ موت) علیحدگی کے بعد اپنے سابقہ اعمال کے مطابق کسی دوسرے قالب میں جو شکم مادر یا زمین سے ازسرِنو پیدا ہوا ہو (خواہ انسانی ہو یا حیوانی یا نباتاتی) بطور سزا یا جزا کے داخل کر دیجاتی ہے یعنے زید جو ایک انسان ہے۔ اس نے یہ جسم جسمیں اس کا نام زید ہے کسی اپنے پہلے نیک یا بد اعمال کے بدلے میں بطریق پیدائش حاصل کیا ہے۔ جب اس جسم سے زید کی روح بذریعہ موت علیحدہ ہوگی تو باعث اپنے کسی دیگر سابقہ بد اعمال کے گائے۔ بکری۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔ کتا۔ سور۔ بلی چوہا۔ گدھا۔ باز چیل۔ گرگس۔ چڑیا۔ ریچھ۔ گیدڑ۔ چیونٹی (کیڑی) جھینگا آم۔ امرود۔ انار۔ انگور۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ نیلوفر سوسن۔ گندم۔ چنا۔ مکی۔ باجرا۔ مونگ۔ مسور۔ ہلدی۔ پیاز گاجر۔ مولی۔ بیگن۔ کدو۔ تربوز۔ خربوزہ۔ کھیرہ۔ ککڑی کیکر شیشم۔ گلاب۔ چنبیلی۔ گیندا۔ تھوہر جھاڑی وغیرہ وغیرہ کے اجسام میں داخل ہو کر پیدا ہوگی۔ غرض اسی طرح وہ دنیا میں ہی بذریعہ موت ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں علیٰ ہذا القیاس لاکھوں جسموں میں سزا جزا بھگتتی رہے گی۔ اگر اچھے عمل ہونگے تو اعلیٰ انسانی طبقہ میں جنم لیکر راجہ یا بادشاہ رشی یا منی۔ عالم فاضل۔ یوگی بھگت بنجا ئینگے۔ اور اگر بُرے اعمال ہوں گے تو حیوانی یا نباتاتی اجسام حاصل کرے گی۔ بالفرض اگر کسی کتاب میں کوئی ایسی حکایت درج ہو کہ زید کا وہ انسانی جسم (جس جسم میں مرنے کے ہوتے ہوئے وہ زید نام سے پکارا جاتا تھا) زید کے کسی بد عمل کے باعث (جو اس نے اپنی اسی زندگی میں کیا تھا۔ جس زندگی میں اسکا نام زید تھا) قبل از موت حقیقی ہاتھی۔ گھوڑے۔ بندر۔ کتے کا جسم بغیر دوسرے جنم کے بن گیا تو یہ تناسخ کی تعریف میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ تناسخ کی حقیقی تعریف زید پر تب ہی صادق آئے گی۔ جبکہ زید کی روح زید کے انسانی جسم سے موت کے ذریعہ علیحدہ ہو کر ہاتھی۔ گھوڑے۔ بندر۔ کتے کا جسم میں بطریق توالد و تناسل حاصل کرے۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ زید پر موت تو وارد نہیں ہوئی۔ اور کتے۔ بندر کا جسم اس نے پیدائشی طریق پر حاصل نہیں کیا۔ بلکہ بقید حیات ہی زید کا انسانی جسم بندر کا جسم بنگیا ہے تو اسکو تناسخ ہرگز نہیں کہیں گے اگرچہ اس قسم کے واقعات قطعاً ناممکن الوقوع اور غلط ہیں اور جب سے یہ دنیا آباد ہوئی ہے کبھی ایسے واقعات کسی زمانہ میں نہیں ہوئے۔ الا بطور فرض اگر کسی کتاب میں ایسا لکھا ہو۔ تو اسکو تناسخ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ موت کے ذریعہ روح ایک قالب کو چھوڑ کر پیدائش کے طور پر دوسرا قالب اختیار نہ کرے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن مجید میں روح کا لفظ جیو کے معنوں میں نہیں آیا بلکہ اسکے لئے قرآن مجید نے نفس کا لفظ استعمال فرمایا ہے اردو زبان میں چونکہ روح کا لفظ انسانی نفس پر اس لئے بولا جاتا ہے کہ اردو میں نفس کے مقابلہ میں کوئی لفظ نہیں ملتا۔ لہذا روح ہی لکھدیتے ہیں۔ پس ہمارا اس بحث میں روح کے لفظ کا استعمال عربی محاورہ کے مطابق نہ ہوگا۔ بلکہ اردو کے لحاظ سے ہے۔ اسکو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ (باقی آیندہ)

پیغامی امیر کے مسلمہ مخلص کی کارروائی

وہ المہدی میں مولوی محمد علی صاحب کے ایک سندھی مخلص کی چٹھی چھپی تھی جس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ شخص سلسلہ احمدیہ سے مرتد ہے اسپر حضرت خلیفہ ثانی نے حقیقۃ النبوۃ میں نوٹس لیا مگر پیغامی رئیس المنکرین نے اسکے اخلاص کی نفی نہ کی۔ بلکہ اپنے دو روپلی ملازموں سے اسکی جنبہ داری کرائی۔ اب وہی پیغامی مخلص سلسلہ احمدیہ کے متعلق غلط فہمی پھیلاتا ہے۔ چنانچہ اسکی جو تحریر سکھر کے اخبار الحق میں چھپی ہے۔ جو ناظرین فاروق کے لئے چھاپی جاتی ہے

ایسے ایسے مخلص رئیس اصحاب الفیل کو مبارک ہو۔ وہ چٹھی یہ ہے

(۱) "مرزا قادیانی اور حضرت محمد رسول اللہ صاحب دونوں ایک جیسے نبی ہیں انہوں دونوں کی رسالت نبوت یکساں ہیں اور کوئی فرق نہیں۔

(۲) نبی آخر زمان مرزا قادیانی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں مرزا قادیانی کی بابت یہ آیت آگئی ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد اور احمد مرزا قادیانی کا نام ہے۔ آنحضرت محمد رسول اللہ صلعم کا نام احمد نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کو احمد بولتا تھا وہ غلط اور جھوٹ ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

(۳) مرزا قادیانی کے پاس وحی لیکر جبریل آتا تھا۔ مرزا قادیانی کے الہام اور قرآن شریف دونوں ہمرتبہ ہیں انہوں میں کوئی فرق نہیں کوئی فرق ہے تو اتنا کہ مرزا قادیانی کے الہام قرآن کے ناسخ ہیں۔ جس طرح قرآن شریف توریت و انجیل کے ناسخ ہیں وغیرہ وغیرہ (۴) دوئے زمین کے سب مسلمان صلحاء و علماء اور اخیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سمیت سب کافر ہیں اور دوزخی ہیں کیونکہ قادیانی کی نبوت و رسالت کے منکر ہیں ان کے جنازے کی نماز پڑھنا بھی جائز نہیں (انتہیٰ) المطلوب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانا بھی ایسا ہی ہے جیسا انبیائے سابقین پر ایمان لانا فرض ہے ورنہ خاتم النبیین اور نبی آخر زمان (معاذ اللہ) قادیانی ہے۔

(۵) مرزا قادیانی کو کوئی مجدد مسیح موعود خواہ مہدی معہود یقین کرے تو وہ بھی کافر منافق اور دوزخی ہے۔ (باقی عقاید آیندہ)

(نوٹ) جس کو اعتبار نہ آوے یا زیادہ تحقیقات کرنی ہو تو قادیان ضلع گورداسپور سے مرزا قادیانی کے فرزند محمود سے (جو اسوقت گدی پر ہیں) پوچھ سکتے ہو اور اسکا مصنفہ کتاب حقیقۃ النبوۃ اور قاسم علی کی کتاب النبوۃ فی الاسلام منگا کر دیکھو اور کوئی محمود یا قاسم علی کے دلائل سے (جو محض آریوں اور عیسائیوں جیسے ہیں) متاثر ہو تو انہی کتابوں کے رد معلم اشاعت اسلام کالیجہ مسکوڈ روڈ لاہور سے منگوائے فقط خاکسار خلیفہ محمد صادق رانی پور شریف ریاست خیرپور۔ میرس۔" (اخبار الحق نمبر ۴۱ ۲۷ نومبر ۱۹۱۵ء)

اطلاع۔ اس پرچہ میں بوجہ ضروری مضامین شائع کرنے کے تمام خبریں (ورڈائری حضرت فضل عمر درج نہیں ہوسکی آئندہ انشاء اللہ برابر ہوگی (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے مخالفین

خود غرضی کی محبت

(از مفتی فضل الرحمن صاحب قادیانی)

آج مینے اپنی کسی دوست کی معرفت سنا کہ اخبار پیغام صلح میں حکیم مرہم عیسےٰ صاحب نے عزیز عبدالحیؔ مرحوم کی وفات کے متعلق کوئی مضمون لکھا ہے اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسکے علاج اور جنازہ کے متعلق کوئی مطالبہ کیا ہے مینے دونوں اخباروں کو منگوایا اور دونوں مضامین کو پڑھا۔ ارادہ تو تھا کہ اسکا جواب کچھ دن بعد لکھوں کیونکہ میری طبیعت کچھ دنوں سے بہت بیمار رہے مگر پھر خیال آیا کہ بیماری موت کا پیش خیمہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت دل میں رہے۔

حکیم مرہم عیسیٰ کا جھوٹا دعوے

حکیم صاحب نے عزیز عبدالحی مرحوم کی وفات پر اور اسکے معالجہ پر اور اسکی عیادت کے لئے قادیان میں آنے پر اس ایک امر پر بہت زور دیا ہے کہ ان کو نورالدین اعظم رضؓ کی اولاد سے بڑی محبت ہے وہ انکا سا سال سے بڑا محسن تھا" مگر جہاں تک مینے سوچا اور غور کیا یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے۔

حفصہ نورالدین اعظم کی بیٹی ہے اور بڑی بیٹی ہے۔ کیا حکیم صاحب بتلا سکتے ہیں۔ اور اس میں کچھ خلاف ہے۔ کہ نورالدین اعظم کی زندگی میں جب کوئی احمدی یا غیر احمدی کہلانے پینے کی چیز بطور تحفہ لایا۔ تو سب سے پہلے مرحوم نے اسکا حصہ علیحدہ نکال کے نہیں بھیجا۔ اگر حکیم صاحب کو کچھ بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہے تو وہ خود ہی اس بات کی شہادت دیں۔ بلکہ حکیم محمد عمر جو ابھی زندہ موجود ہیں۔ ان کی بی بی ایک دفعہ کچھ پھل لیکر چھوٹے گھر میں دے آئی جب آپکو معلوم ہوا تو آپنے اس سے اس کے خاوند سے علانیہ اظہار ناراضگی کیا۔ کہ کیوں تمنے میری بیٹی کا حصہ نہیں دیا۔ کیا وہ میرے خلف سے نہیں حکیم صاحب نے اسکی تلافی یوں کی کہ خاص امرتسر جاکر اور پھل لائے اور اسکو دئے اور آئندہ کے لئے اقرار کیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ تب آپنے معافی دی۔

جھوٹے دعوے کی تردید

نورالدین اعظم کی وہ بیٹی ایک سال سے بیمار ہے اور سخت بیمار رہی پندرہ روز سے قریب وہ لاہور میں بھی رہی۔ اور آپ کے مکان کے پاس رہی۔ اس ایک سال کے عرصہ میں آپنے یا آپکی پارٹی میں سے کسی شخص نے اسکی بیمار پرسی کی یا کبھی بیمار پرسی کا ایک کارڈ ہی لکھا۔ یا خدا کے لئے اسکا جواب دو کہ آپ کے مذہب میں۔ آپکے دین میں۔ آپکے ایمان میں۔ آپ کے معلومات میں آپکے عرف میں کیا وہ نورالدین اعظم کی بیٹی ہے یا نہیں؟ آپ قادیان میں عزیز مرحوم کی خدمت اور بیمار پرسی کو تشریف لائے۔ یہاں پہنچکر بھی آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ اسکی بھی عیادت کرتے۔ کسکی؟ نورالدین اعظم کی بڑی صاحبزادی کی پھر آپ کے امیر قوم سے بھی ہیں یہ مطالبہ ضرور کرونگا۔ کیونکہ وہ امیر الملت کہلاتے ہیں کیا نورالدین اعظم سے یہ محبت اسکی اولاد سے یہ اظہار محبت مگر نصف سے محبت اور نصف سے عداوت اس سے زیادہ حیرت اور افسوس یہ کہ مسیح موعود سے اسقدر محبت اور اسکی اولاد سے پرلے درجہ کی عداوت بہرحال عزیز مرحوم بیشک برادر لعزیز تھا۔ بہن اور بڑی بہن سے اسکا یہ سلوک تھا کہ جب تک دو دفعہ دن میں آکر اسکے پاس گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ نہ بیٹھتا۔ اسکو تسلی نہ ہوتی۔ اسی طرح جس دن وہ نہ آتا بہن کو بیکلی ہوتی کہ آج عبدالحی کیوں نہیں آیا۔ جب عزیز فوت ہوا۔ اسکی خبر سے اسکی بہن کو نصف گھنٹہ تک غشی رہی اور جب جنازہ دیکھا تو پھر بیہوش ہوگئی۔ پھر تین دن متواتر مجھ سے مباحثہ کرتی رہی کہ ہمکو دھوکا دیا گیا ہے میرے بھائی کو ہم سے چھپالیا ہے اور کسی اور کی لاش مجھے دکھلا دیگئی ہے عزیز مرا نہیں مگر آخر صبر کرنا ہوا۔ ایسا بھائی مرے اور ایسی بہن بیمار مضطرب۔ مرہم عیسےٰ صاحب قادیان آئے کہ ہم عزیز کی ماتم پرسی کو آئے نورالدین اعظم کی اولاد سے بڑی محبت ہے۔ اُن کے امیر قوم صاحب تشریف لائے ساتھ ہی مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب وغیرہ تشریف لائے اور تعزیت کو آئے ایک مکان میں جاکر والدہ عبدالحی سے تعزیت کی کیا واپسی پر اسی ڈیوڑھی میں اس عزیزہ کی بہن کی بھی عیادت اور اسکے بھائی کی تعزیت نہ کرسکتے تھے۔ کیا یہی شعار اسلام ہے۔ میں ان سب صاحبوں سے اسکا جواب سننا چاہتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ خالصتہً للہ تعزیت کو آئے تھے تو کیا اُس کی بہن تعزیت کی مستحق نہ تھی۔ یا وہ نورالدین اعظم کی بیٹی نہ تھی۔ حکیم صاحب دوسروں پر اعتراض کرنا آسان ہے مگر جوانمرد وہ ہے جو اپنے عیوب کو ٹٹولے۔

علاج میں غلطی

رہا یہ معاملہ کہ عبدالحی کے علاج میں غلطی کی گئی علاج میں غلطی ضرور ہوتی ہے کیونکہ انسان خدا نہیں۔ چوں قضا آید طبیب ابلہ شود۔ روغن بادام خشکی میکند۔ اسکا آپ کیا جواب دینگے کیا آپکے زیر علاج کبھی کوئی مریض مرا نہیں۔ یا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے زیر علاج کبھی کوئی نہیں مرا۔

ڈاکٹر رشید الدین صاحب پر تو اعتراض کرتے ہو کہ کیوں کونین زیادہ مقدار میں دیگئی۔ مگر ذرا غور کرو آپ کے مرزا صاحب قبلہ نورالدین اعظم کو گھوڑے سے گرنے کے وقت سو سو گرین کونین دیتے رہے اور مینے خود لائلپور سے آکر روکا۔ اسکا نتیجہ انکے مرنے تک کانوں سے اونچا سننا باقی رہا۔ کیا یہ غلطی نہ تھی کہ کونین کی کثرت سے انکے کان باطل ہوگئے تھے پھر مرض سل میں قہوہ اور دہی پلاتے رہے کیا ہم مطالبہ نہیں کرسکتے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ کسی دنیا کے ڈاکٹر یا طبیب نے مرض سل میں یہ علاج لکھا بھی ہے۔ پھر غلطی تو ہر انسان سے ہوتی ہے اور موت تو کسی سے رکتی نہیں اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کا تو ہمکو خوب تجربہ ہے حکیم فضل دین مرحوم کو موت سے بچا لیتے۔ مولوی عبدالکریم مرحوم کو بچا لیتے پھر مبارک احمد کو بچاتے پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی بچا لیتے۔ پھر حضرت نورالدین اعظم کے وقت کیا ہوا۔ بھائی جان خدا سے ڈرو۔ کیا ہم مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت میں نہیں کہتے رہے کہ کاربالک ایسڈ کا زیادہ استعمال تمام خون کو پیپ بنا دیتا ہے کیا یہ غلطی نہ تھی مگر تقدیر کیا نورالدین اعظم کی علالت میں ہم نہیں کہتے رہے کہ قہوہ اور دہی نہ کوئی دوا نہ کوئی غذا ہے۔ مگر ہماری کسی نے نہ سنی آخر تنگ آکر خود نورالدین اعظم کو کہا کہ یہ طریق علاج ہمکو پسند نہیں تو آپنے فرمایا کیا تم میری موت کو ٹال سکتے ہو۔ پھر اب ہم دیکھ لینگے کہ ڈاکٹر مرزا صاحب نئی پارٹی میں سے کس کس کی موت کو ٹالینگے

اصل حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو نورالدین اعظم کی اولاد سے کوئی محبت نہیں چونکہ ان لوگوں کا خیال اور یقین تھا کہ بڑی بیٹی تو ہمارے قابو آ نہیں سکتی۔ ہاں عزیز مرحوم سادہ لوح اور مسکین مزاج کو تھوڑے عرصہ میں جسقدر اور جسطرح چاہینگے پھیر پھار کر اپنے راستہ پر کرکے دنیا میں کہینگے کہ دیکھو نورالدین اعظم کا بیٹا بھی ہمارے ساتھ ہوگیا ورنہ آئندہ واقعات بتلا دینگے کہ انکو نورالدین رضؓ کے پسماندگان سے اب کتنی محبت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند لاجواب کتابیں

تذکرۃ المہدی یعنی سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی احمدی۔ یہ ۷۰ صفحہ
یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سالہ حالات چشم دید شہادت سے اخی ام پیر سراج الحق صاحب مدظلہ نے درج فرمائے ہیں۔ پیر صاحب موصوف بیس سال تک حضور کے پاس دارالامان میں رہے اور جو جو نشانات صداقت حضرت اقدس علیہ السلام کے پیر صاحب موصوف نے آنکھوں سے دیکھے تھے۔ وہ اس میں جمع کر دیئے علاوہ ازیں دہلی ولودہیانہ کے مباحثات حضرت اقدس علیہ السلام کے واقعات ایسی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ جو کسی اشتہار و رسالے میں قبل ازیں شایع نہیں ہوئے۔ بعض اوراد و طائف جو حضور علیہ السلام نے فرمائے اور بعض مجرب عملیات بھی لکھدیئے ہیں۔ ان جھوٹے مدعیان مہدویت کا حال بھی مفصل درج کیا ہے۔ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں دعوی مہدویت کر کے ناکام ہلاک ہو کر صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر کر دی۔ اس کتاب کے مضامین پسندیدہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہیں۔ یہ کتاب بار اول عاجز ایڈیٹر فاروق نے طبع کر کے شایع کی۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ اب صرف پچاس نسخے باقی ہیں۔ پس پچاس درخواستوں سے زیادہ کی تعمیل نہ ہوگی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۳ر

خلافت محمودؓ و مصلح موعود مولوی محمد علیصاحب امیر المنکرین نے ایک رسالہ: "المصلح موعود" شایع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی تکذیب میں جو مصلح موعود کے متعلق تھی ناخنوں تک زور لگایا تھا۔ خدا کے فضل سے رئیس المنکرین کے اس رسالہ مردود کی کما حقہ تردید کر کے آفتاب نصف النہار کیطرح حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونا عاجز ایڈیٹر فاروق نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے۔ اور اسکے ساتھ وہ تمام اشتہارات اور تحریرات مندرجہ کتب حضرت اقدس علیہ السلام بہ تمام و کمال بجلبنہ چھاپکر شامل کر دی ہیں۔ جنکا مصلح موعود سے تعلق تھا۔ تاکہ جس اشتہار یا عبارت کا حوالہ اصل مضمون میں دیا گیا ہے۔ اس کو اصل عبارات میں میں بچشم خود پڑھکر ناظرین تسلی کر لیں۔ اس کتاب کا جواب آجتک پیام پارٹی سے نہ بن آیا۔ انشاء اللہ آئندہ دے سکیں گے۔ اسکے بہت چند نسخے جو قریباً ۵۰ کے ہوں گے باقی ہیں احباب جو جلد کر کے ایمان کمزوری اور منکرین کو لاجواب کر دیں قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۳ر

النبوۃ فی خیر الامۃ اس لاجواب کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ میں نبوۃ ہو سکتی ہے اور حضور مسیح موعود علیہ السلام نبی برحق ہے۔ اسمیں آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و آیت الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ کی بحث اس طرز پر پوری تفصیل سے کیگئی ہے کہ اس شرح و بسط کیساتھ تیرہ سو برس سے آجتک کسی کتاب میں یہ بحث نہیں لیگی یہ رسالہ غیر احمدیوں کے مقابلہ میں ایکہزار روپیہ کے انعام پر شایع کر کے بہت غیر احمدی علماء کو بھیجا گیا۔ مگر کسی مسلم و مشہور عالم نے جواب نہ دیا اور نہ انشاء اللہ دے سکینگے۔ یہ رسالہ اب منکرین نبوۃ احمدیہ یعنی پیام پارٹی کیلئے بھی کاری حربہ ہے قیمت صرف بہر محصول ڈاک ۲ر

ختم نبوۃ کی حقیقت اس رسالہ کا دوسرا حصہ ہے جسمیں حدیثوں سے نبوۃ احمدیہ کا ثبوت دیا جا کر حدیث لا نبی بعدی اور ایسی ہی دیگر احادیث کا جواب دیا گیا ہے جنکو مانع نبوۃ فی خیر الامۃ سمجھکر مخالفین سلسلہ عالیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ ضخیم کتاب ہے انعامی یکصد پیہ۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۳ر

جوابات عشرہ سوالات اس کتاب میں ایسے دس سوالات کا مفصل جواب دیا گیا ہے جو اکثر غیر احمدی مخالفین سلسلہ احمدیوں سے کیا کرتے ہیں۔ مثلاً وفات مسیح۔ دجال کا مفصل حال۔ مسیح موعود نے امام حسینؓ سے اپنے تئیں افضل قرار دیا۔ انبیاء کی توہین کی ہے مسیح ناصری کو گالیاں دی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک احمدی اس کو خوب پڑھکر یاد رکھے تو انشاء اللہ غیر احمدیوں پر غالب آئیگا قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۳ر

پیام پارٹی کا ارتداد مولوی محمد علی صاحب امیر پیام کے عقاید مائدہ کی قرار واقعی تردید۔ اور اس کے اپنے اقرارات سے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت۔ جبکا آجتک جواب پیام یا امیر پیام نے نہیں دیا نہ آئندہ دے سکیں گے۔ قیمت ار صرف ۵۰ کاپی باقی ہیں

دفتر اخبار فاروق قادیان دارالامان سے طلب کریں

چمکار محمدیؐ نظم پنجابی

یعنے سوانحعمری۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بہت پسند فرمایا۔ اور مبلغ بیس روپیہ اس کی اعانت کے لئے بھی عطا فرمائے تھے۔

اب حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس کتاب کی خریداری کے لئے احباب کو تاکید فرماتے ہیں۔

قیمت فی جلد ۰۴ر

ملنے کا پتہ

منشی جھنڈے خان برانچ پوسٹماسٹر بٹالہ ہائی گورداسپور

ایک اثنا عشری کے سوالات کا جواب
حضرت فضل عمرؓ سے

ایک اثنا عشری نے خلفاء راشدین و صحابہ کے باہمی تعلقات و تنازعات اور پھر اسی کے مقابل حضرت مسیح موعود کے خلفا اور اصحاب کے بارے میں سوالات کئے تھے۔ جسکے جواب حضرت فضل عمرؓ نے دیئے ہیں اور ان میں نبوت بزوری کی تعریف۔ مسیح موعود کا درجہ۔ انکی خلافت سے کیا مراد ہے اور انکار کا کیا نتیجہ ہے۔ غیر مبائعین کو ہم کیا سمجھتے ہیں۔ تمام متنازعہ فی الامور پر مکمل بحث ہے۔ جو احباب تشحیذ کے خریدار نہیں وہ دسمبر کا تشحیذ ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں اور رعایتی فہرست کتب سے فائدہ اوٹھاویں۔

ملنے کا پتہ (المکمل قادیان)

گشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ جریان دردکمر کثرت ادرار تمام امراض میں یہ کشتہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چور روز میں آدمی کو مردوں کیطرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مایخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا یا بیخوابی خوف نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض خدا تعالے کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اوٹھائے۔ قیمت چوبیس روز کے لئے بمعہ بدرقہ ۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار اس دوا کو آزماؤ۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔

المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا